مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تؤمنون بالله ... الایة . آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہو تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"

تشریح: مذکورہ بالا آیت میں امت محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کا سبب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہیے۔ جو بھلائی کی طرف بلائے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہیں (آل عمران۔104)

تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفت قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ (توبہ 81)

بنی اسرائیل پر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ ایک دوسرے کو برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔ (مائدہ۔ 87-89)

گویا کہ برائیوں سے نہ روکنا اور نیکی کا حکم نہ دینا ملعون ہونے کا سبب ہے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ ترک کر دیا جائے تو اللہ کی طرف سے عذاب آنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور دوسرا دعاؤں کی عدم قبولیت کا۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے۔ پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔ (جامع ترمذی۔ ابواب الفتن 2169)۔ اللہ کے عذاب سے بچنے کیلئے امت محمدیہ سے تعلق رکھنے والے ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ وہ منظم طریقہ سے برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔ اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے نیکیوں کو فروغ دیں اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمة الحدیث

راستے کا حق

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبیؐ قال ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یارسول الله مالنا من مجالسنا بد نتحدث فیها فقال رسول اللهؐ فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حق الطریق یا رسول الله؟ قال غض البصر وکف الاذیٰ ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر (متفق علیه صحیح بخاری کتاب المظالم و صحیح مسلم کتاب اللباس)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے ان مجلسوں کے بغیر چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر تم نے وہاں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو تم راستے کو اس کا حق دو صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نگاہوں کو پست رکھنا تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا)

تشریح: مذکورہ بالا حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں عام راستے اور سڑکیں ان پر ایسے انداز سے بیٹھنا کہ جن سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہو جائز نہیں ہے؟

جب بیٹھنا ہی جائز نہیں تو پھر شادی بیاہ کے موقعوں پر تجاوزات قائم کر کے ان کو بند کر کے ہزاروں لوگوں کو پریشان کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اگر بیٹھنا ناگزیر ہو تو پھر مذکورہ بالا آداب وشرائط کے ساتھ اس کا جواز ہوگا۔ وگرنہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)